

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

پاکستان میں نفاذ شریعت کا مسلم لیگی حکومت کا دعویٰ اور اسکی اصل حقیقت

مسلم لیگی حکومت نے ۲۸ اگست کو قومی اسمبلی ہال میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں موجودہ گئے سڑے انگریزی نظام سے بے شمار شکوہ شکایات کی ہیں۔ بلکہ اسے پورے معاشرے کی خرابی کی بنیادی وجہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ ملک و ملت کی بقاء اور ترقی کا راز نفاذ اسلام میں ہی پنہاں ہے۔ یہ میاں صاحب کی تقریر کا خلاصہ تھا۔ اس حساس اور نازک مسئلہ پر لکھنے سے پہلے ہم یہ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ ایک انتہائی اہم دینی، سیاسی اور بنیادی البتہ ہے۔ اور یہ ملک و ملت کی تقدیر کا فیصلہ ہے۔ اور ہم اس کی مخالفت میں واجپائی، بے نظیر، اچمل خشک اور لادین جماعتوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوتے۔ مسلم لیگی حکومت سے ہزار اختلافات ہونے کے باوجود ہم نے اس کا مجموعی طور پر خیر مقدم کیا ہے۔ کیونکہ ہماری سیاست اور دعوت کا بنیادی منشور نفاذ اسلام ہی ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کہ نفاذ اسلام چاہے مسلم لیگ نافذ کرے یا کوئی دوسری سیاسی جماعت۔ لیکن یہاں پر ایک اہم سوال ابھرتا ہے کہ مسلم لیگی اقتدار کی ڈوبتی کشتی کے ناخداؤں کو آخری وقت میں کیوں خدا اور اس کے نظام کی یاد دلائی....؟ تخلیق پاکستان اور دو قومی نظریے کی بانی جماعت تو عمر بھر انگریزوں کے بنائے ہوئے بتوں کے نظام کی پرستش میں نہ صرف معروف تھے بلکہ ان فرسودہ نظاموں کے مندروں اور کلیساؤں کے محافظ بھی بنے رہے۔ اور عمر بھر نفاذ شریعت کی علمبردار دینی جماعتوں اور انکی تحریکوں کی مخالفت کرتے رہے۔ بالآخر انہیں ایک بار پھر اسلام کی فکر نے ستانا شروع کیا۔

ع جب دیا درد بتوں تو خدا یاد آیا۔ وزیراعظم نے پارلیمنٹ میں جو کچھ رونا رویا ہے یہی تقاضا پارلیمنٹ میں دینی جماعتیں اور میرے والد ماجد اور جد امجد گزشتہ پچاس سالوں سے کر رہے ہیں۔ کہ خدا! خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کرو۔ اس لیے کہ یہ دو قومی نظریے کی اساس ہے۔ اور پاکستان کا قیام ہی نعرہ اسلام کے بلند ہونے پر معرض وجود میں آیا ہے۔ ہندوستان کی تقسیم اسی

نظام کے نفاذ کے باعث ہوئی۔ لیکن محمد علی جناح سے لیکر نواز شریف تک تمام پاکستانی حکمرانوں نے اسلام کا نام اور اس کے نفاذ کا اعلان ہمیشہ سے کیا ہے لیکن درحقیقت اسے کسی طور پر بھی عملی طور پر نافذ ہونے نہیں دیا۔ یہ لوگ اس بارے میں مختلف حیلے بہانے کرتے رہے۔ ان کے مقابلہ میں علماء حق ہمیشہ پارلیمنٹ میں ڈٹے رہے۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ وغیرہم نے شریعت کی نفاذ کیلئے اس کو دستور و آئین کا حصہ بنانے کیلئے اپنی ساری کوششیں اور عمریں صرف کردی تھیں۔ لیکن وقت کے ساحروں نے ہر ممکن طریقہ سے نفاذ شریعت کا راستہ روکے رکھا۔ پھر اس کے بعد حضرت والد صاحب مدظلہ نے ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ میں شریعت کے نفاذ کیلئے جو کچھ کیا وہ پارلیمنٹ کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے پاکستان کے ایوان بالا، سینٹ آف پاکستان میں ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسلامی قوانین کا ایک مستند اور حقیقی دستور شریعت بل کی صورت میں پیش کی۔ یہ بل جو بڑی محنت، عرق ریزی اور ایک طویل جائزے کے بعد پیش کیا گیا پھر اس پر کئی سال تک بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ اور اسے ترمیمات کی چھلنی سے گزارا گیا۔ سینیٹنگ کمیٹیوں کے ذریعے اس کو موخر کیا گیا اور آخر میں سابق صدر مملکت جو اس وقت چیئرمین سینٹ تھے نے اس بل کو استصواب رائے کیلئے مشترک کیا۔ یہ ان کا آخری حربہ تھا کہ شاید یہ بل ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے اور ان ”ملاؤں“ سے ہماری جان چھوٹ جائے۔ لیکن اس کیلئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اور آپ کے مخلص ساتھیوں نے ملک بھر میں زبردست تحریک چلائی اور پورے ملک سے لاکھوں کروڑوں افراد نے اسکی پرزور تائید کی۔ بعد میں اس وقت کی حکومت نے نہ چاہتے ہوئے بھی سینٹ سے اس کو منظور کیا۔ اور جب یہ بل قومی اسمبلی میں پیش ہونے والا تھا تو امریکی سازش کے نتیجے میں ایک روز قبل ہی قومی اسمبلی توڑ دی گئی۔ اور ایک بار پھر ملک میں شریعت کا راستہ روکا گیا۔ بعد میں آئی جے آئی اور میاں صاحب نے اسی شریعت بل کو الیکشن میں ووٹ حاصل کرنے کیلئے اپنا منشور بنایا۔ قوم نے اس کے لئے میاں صاحب کو منتخب کیا لیکن میاں صاحب نے اقتدار میں آتے ہی سب سے پہلے اس بل کی اصل روح کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ اور اسے سینٹ سے منظور تو کیا لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگائی کہ اگر اس شریعت بل سے موجودہ مروجہ سیاسی، اقتصادی، عدالتی، حکومتی نظام متاثر نہ ہو۔ تو یہ بل نافذ العمل ہوگا۔ اس شرط سے اندازہ ہوتا ہے کہ میاں صاحب نفاذ شریعت کیلئے کتنے مخلص تھے اور ہیں۔ جہاں اس وقت شریعت بل کی مخالفت سیکولر اور لادین حلقوں نے کی وہاں پر ملک کے چند مذہبی گروہوں نے بھی تنقید برائے تنقید کا اور بد نیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شریعت بل کی شدید مخالفت کی۔ یہاں تک کہ ایک دینی جماعت کی

دعویدار پارٹی نے اس کو ”شرارت بل“ تک کہا۔ اور ذاتی اور فروعی اختلافات کی بنا پر محرک شریعت بل اور اس کے پیش کردہ شریعت بل کے خلاف لادین قوتوں کا ساتھ ملکر ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا تھا۔ لیکن پھر خدا کی شان دیکھئے کہ وہی لوگ جو گزشتہ حکومت میں اس کو ”شرارت بل“ کہتے نہ تھے تھے۔ بے نظیر دور میں اس کے حلیف جے یو آئی کے پیش کردہ شریعت بل کے نام لیوا اور محرکین بن گئے تھے۔ ع پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے بلکہ وہ شریعت بل ان کے اخباری بیانات و سیاست کا محور بلکہ ”مقصد حیات“ بن گیا تھا۔

ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے ؟

۱۹۹۷ء میں نواز شریف صاحب نے الیکشن کمپن میں ایک بار پھر اسلام کا نام استعمال کیا اور آپ نے الیکشن کا ماٹو نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کو قرار دیا۔ ماشاء اللہ ملک و ملت نے آپ کے قائم کردہ نظام خلافت راشدہ کا مظاہرہ اور اسکی ”برکات و فیوضات“ سے ان تقریباً ڈیڑھ سال میں خوب ”استفادہ“ فرمایا ہے.... اقتدار میں آتے ہی آپ نے شعار اسلام یعنی جمعہ کی تعطیل ختم کی۔ پھر اس کے بعد اپنے اختیارات بڑھانے کیلئے آئین و عدالت کو ذاتی حرص کے مندر پر قربان کر دیا۔ اور ملک میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا۔ مسلم لیگی حکومت کے بار بار شریعت سے انحراف و انکار پر خدا نے ان پر اپنا عتاب نازل کرنا شروع کیا۔ ملک کی معاشی اور اقتصادی حالت ان اقتصادیات و معاشیات کے ”جھمنیوں“ کے ہاتھوں کنگال ہو گئی۔ آپ کی روایتی دغا بازی کے باعث آپ کی تمام حلیف جماعتیں آپ کا ساتھ چھوڑ گئیں۔ اب جبکہ اس بار میاں صاحب کی سیاسی ترکش کے سارے تیر ختم ہو گئے ہیں، آخری بچا تیر اس بار پھر آپ نے نفاذ شریعت کا چلایا ہے۔ لیکن ماضی کے تلخ تجربات کی روشنی میں حکمرانوں کے اس اعلان سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا ہے، اس لئے کہ حکمرانوں کی قول و فعل کے تضاد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ موجودہ انگریزی نظام عدالت، فرسودہ حکومتی سسٹم اور کرپٹ ترین وزراء اور نااہل ترین بدکردار ممبران پارلیمنٹ کے ہوتے ہوئے یہ ملک و ملت کو ایک دھوکہ لگتا ہے۔ آج موجودہ حکمرانوں کو اس حقیقت کا بخوبی ادراک ہو گیا ہے کہ یہ فرسودہ نظام جو لادین قوتوں خصوصاً مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے سہارے قائم ہے اب مکمل فلاپ ہو چکا ہے اور ملک و ملت اسلامی نظام اور کسی ”نئی دینی اور روحانی قوت“ کی راہ تک رہے ہیں۔ تو آپ نے ان حالات میں مستقبل کے متوقع اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کیلئے یہ ”اعلان صادر“ فرمایا ہے تاکہ سر پہ آنے والا خطرہ ٹل سکے۔ یا پھر آپ نے امریکی صدر بل کلنٹن کی طرح جس نے سیکس سکینڈل سے امریکی عوام کی توجہ ہٹانے کی خاطر افغانستان اور سوڈان

پر بلا جواز ظالمانہ حملے کیے۔ آپ نے بھی اپنے ”پیش رو“ کلشن کی طرح اس اعلان کی آڑ میں سی ٹی وی کی جیسے ذلت و رسوائی سے بھرپور معاہدے پر دستخطوں کے لیے پرتولے ہیں (جس سے آپ کو صرف ہزار ارب روپے کی بھیک مل تو جائے گی لیکن ہمیشہ کیلئے ملک کی خوداری اور حفاظت گنوا دی جائے گی)۔ یہ ملک میں جاری سیاسی، اقتصادی معاشی بحران سے توجہ ہٹانے کی خاطر اقدام کیا گیا ہے۔ نیز آپ کے پیش کردہ شریعت بل کی تشریح حکومت کے ”لائق و ہونہار“ مشیر اس انداز میں کر رہے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں خدا نخواستہ ملک میں کوئی نیا ”دین الہی“ تو اکبر اعظم کی طرح تراشہ نہیں جاہا۔ اگر آپ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو پھر اس کے لئے راتوں رات عملی جدوجہد شروع کریں۔ جیسا کہ آپ نے اپنے اختیارات بڑھانے کیلئے راتوں رات قانون میں ترامیم کیں۔ آپ ملک کی تمام سنجیدہ دینی، مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ محض اعلانات اور ترامیم سے اسلام نافذ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سب سے پہلے ملک میں طبقاتی نظام کو ختم کرنا چاہیے۔ اور ایک ایسا معاشرہ قائم ہونا چاہیے جو کسی فرد واحد کی امریت کی زد سے باہر ہو۔

محترم نواز شریف صاحب! اسلام کیسے نافذ ہو سکتا ہے۔ تو یہ ذرا پڑوسی ملک افغانستان جاکر طالبان کی شرعی حکومت ملاحظہ فرمائیے، جہاں پر حقیقی معنی میں آپ کو خلافت راشدہ کی جھلک دیکھنے کو ملے گی۔

حکومت کے نفاذ شریعت کے اعلان پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے نہایت محبط انداز میں ملاحظہ رد عمل ظاہر کیا ہے۔ جو شریک اشاعت کیا جا رہا ہے۔ جن میں قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے پر تحسین بھی ہے اور خدشات بھی۔ پھر ابھی سے ان خدشات کا غلبہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ اسلام دشمنوں نے جس انداز میں نفاذ شریعت کے اعلان پر غوغا آرائی اور طوفان بدتمیزی شروع کر دی ہے تو نہ ہم اسکے حق میں ہیں اور نہ اسلام کو سیاست کیلئے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی استعمال کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ ایک پل صراط جیسا نازک موضوع ہے۔ جس پر مولانا مدظلہ نے اپنے بیان میں توازن کے ساتھ چلنے کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اور یہی جمعیت اور ہمارے ادارے کی پالیسی ہے۔ (ادارہ)

وزیراعظم کے اسلامی آئینی ترمیم کے اعلان پر مولانا سمیع الحق صاحب کا رد عمل جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق صاحب نے وزیراعظم نواز شریف کے قرآن و سنت کے سپریم لاء بنانے کے اعلان کا بحیثیت مجموعی خیر مقدم کیا ہے مگر ساتھ ہی مطالبہ کیا ہے کہ